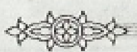
ابدال احادیث کے آئینے میں

از: جلال الملت والدین حضرت امام جلال الدین سیوطی قدس سرہٗ

ترجمہ: مولانا ظہور احمد جلالی




نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن
اَمَّا بَعْدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے مخلوق کے درجات میں تفاوت رکھا اور ہر دور میں سابقین بنائے' ان کے توسل سے زندگی اور موت عطا کرتا ہے اور موسلا دھار بارش اتارتا ہے اور صلوٰۃ وسلام ہمارے بدر منیر آقا حضرت محمد ﷺ پر اور ہدایت کے ستاروں ان کے آل واصحاب پر۔

بعد:

مجھ (جلال الملت والدین امام سیوطی علیہ الرحمۃ) تک یہ بات پہنچی ہے کہ بعض بے علم اور جاہل لوگ اس بات کا انکار کرتے ہیں جو اولیاء کرام علیہم الرحمۃ میں مشہور ہے کہ ان میں ابدال' نقباء' نجباء' اوتاد اور اقطاب ہوتے ہیں (جیسا کہ ابن تیمیہ نے الفرقان میں طرزِ عمل اختیار کیا ہے) جبکہ اس کے اثبات کے سلسلہ میں احادیث و آثار وارد ہیں تو میں نے ان کو اس رسالہ میں جمع کر دیا تا کہ اس سے استفادہ کیا جا سکے اور اہلِ عناد (ابن تیمیہ اور اس کے متبعین وغیرہ) کے انکار کی طرف توجہ نہ ہو۔ اس رسالہ کا نام ہے۔

"الخبر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال"

امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب' حضرت علی بن ابی

طالب، حضرت انس، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت عبادہ بن صامت، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عوف بن مالک، حضرت معاذ بن جبل، حضرت واثلہ بن اسقع، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابودرداء اور حضرت اُم المومنین اُم سلمہ (رضی اللہ عنہم) سے مرفوع وموقوف احادیث وارد ہیں اور حضرت حسن بصری، حضرت عطا اور بکر بن خنیس سے مرسل روایات موجود ہیں، تابعین اور ان کے بعد والوں سے بے شمار آثار منقول ہیں۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ:

(۱) ابوطاہر مخلص (بہ سندہ نمبر ۱ یعنی کتاب میں جو مکمل سند موجود ہے) زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد جو کہ ملک شام میں مقیم تھے فرماتے ہیں یمن کی طرف سے ایک لشکر آیا۔ مدینہ طیبہ اور یمن کے درمیان پہنچا تو ان میں سے ایک آدمی نے شام کو اختیار کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا (یالیت شعری) تعجب ہے وہ تو ابدال سے تھا۔ کیا ان کے پاس سے قافلے گزرا ہے۔ اسے ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں ذکر کیا ہے۔

(۲) ابن عساکر نے بطریق سیف بن عمر، محمد، طلحہ اور سہل سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ دمشق سے فارغ ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ اہل عراق کو عراق کی طرف پھیرنا، کیونکہ میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی ہے (القا ہوا ہے) کہ تم اسے فتح کر لو گے۔ پھر اپنے بھائیوں کے پاس پہنچ کر دشمن کے خلاف ان کی مدد کرو گے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں لوگوں کی گزرگاہ پر ٹھہر گئے اس لئے کہ دوسرے شہروں کے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے۔ جب

آپ کسی قسم کو شام کی طرف روانہ کرتے تو فرماتے' اے کاش! ابدال سے ہو۔
کیا ان کے پاس سے سواریاں گزری ہیں یا کہ نہیں؟
اور جب کسی قوم کو عراق کی طرف بھیجتے تو ارشاد فرماتے۔
تعجب ہے کہ اس قبیلہ میں کتنے ابدال ہیں؟

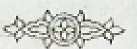
حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ:

(۳) امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ اپنی مسند میں (بہ سندہ) شریح بن عباد سے راوی ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عراق میں تھے۔ آپ کے سامنے شام والوں کا ذکر کیا گیا اور عرض کیا گیا کہ اے امیر المومنین ان پر لعنت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: نہیں کیونکہ میں نے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہیں' وہ چالیس مردانِ خدا ہیں۔ جب بھی ان میں کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا آدمی مقرر فرما دیتا ہے۔ ان کے طفیل بارش برسائی جاتی ہے' انہیں کے وسیلہ سے دشمنوں پر فتح و کامیابی حاصل کی جاتی ہے اور انہیں کے توسط سے اہل شام سے عذاب پھیر دیا جاتا ہے۔

(اس کے رجال' رجالِ صحیح ہیں' سوائے شریح بن عبید کے جبکہ وہ بھی ثقہ راوی ہیں)

دوسرا طریقہ:

(۴) ابن عساکر اپنی تاریخ میں (بہ سندہ) شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سامنے اہلِ شام کا تذکرہ ہوا۔ عرض کیا گیا: اے امیر المومنین! ان پر لعنت کی دعا فرمائیے تو آپ نے فرمایا: نہیں' میں نے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ابدالُ ملکِ شام میں ہوں گے جو کہ چالیس مرد ہیں۔ اُن کے طفیل تم



پر بارش برسائی جاتی ہے‘ دشمنوں پر تمہاری مدد کی جاتی ہے اور زمین والوں سے مصیبت اور غرق کو پھیرا جاتا ہے۔

محدث ابن عساکر فرماتے ہیں کہ شریح اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے کیونکہ شریح کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں۔

(۵) محدث ابن ابی الدنیا کتاب الاولیاء میں (بہ سندہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابدال کے بارہ میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ ساٹھ آدمی ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ان کے حالات بیان فرمائیں؟ تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

”فصاحت و بلاغت کا مظاہرہ کرنے والے اور ہر بات کی گہرائی کے طلبگار نہیں ہیں‘ اور انہوں نے جو کچھ پایا صوم وصلوٰۃ اور صدقات کی کثرت سے نہیں بلکہ نفس کی سخاوت‘ دل کی سلامتی اور اپنے پیشواؤں کی خیر خواہی کے سبب پایا ہے۔ اسے خلال نے ”کراماتِ الاولیاء“ میں ذکر کیا ہے اور اس میں ولابالمتعمقین کی جگہ ولابالمعجبین (کہ وہ خود پسند نہیں ہیں) کے الفاظ ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

”اے علی! میری امت میں ان کا وجود سرخ گندھک سے بھی کمیاب ہے“۔

ایک اور طریقہ سے روایت:

(۶) امام طبرانی (بہ سندہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اہل شام کو گالیاں نہ دو کیونکہ ان میں ابدال ہیں"

طبرانی فرماتے ہیں کہ اس کے راوی صرف زید بن زرقاء ہیں۔

ابن عساکر فرماتے ہیں کہ یہ محدث طبرانی کا وہم ہے بلکہ ولید بن مسلم نے بھی اسے ابن لھیعہ سے (بہ سندہ) روایت کیا ہے۔

نیز اسے حارث بن یزید مصری حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بیان کرتے ہیں نہ کہ مرفوعاً اور ہمیں ابوبکر محمد بن محمد نے خبر دی (بہ سندہ) کہ عبداللہ بن زریر نے حضرت امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اہل شام کو برائی سے یاد نہ کرو کیونکہ ان میں ابدال ہیں' بلکہ ان کے ظالموں کی برائی کا تذکرہ کرو۔

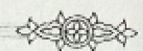
اسے حاکم نے مستدرک میں (بہ سندہ) ذکر کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی علیہ الرحمۃ نے اپنی مختصر میں اس تصحیح کو درست تسلیم کیا ہے۔

ایک اور طریقہ سے موقوف روایت:

(۷) رجاء بن حیوۃ (بہ سندہ) حارث بن حومل سے راوی ہیں' وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:

اہلِ شام کو سبّ وشَتم نہ کرو کیونکہ ان میں ابدال ہیں۔

حارث نے رجاء سے فرمایا کہ مجھے اہل نیسان کے دو صالح آدمیوں کے متعلق خبر دو کیونکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل نیسان کے دو آدمیوں کو ابدالیت کیلئے مخصوص فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ دوسرے کو اس کی جگہ فائز فرما دیتا ہے لیکن ان میں کسی متماوت (خود کو بزور مردہ ظاہر کرنے والے) اور آئمہ پر طعن کرنے والے کا ذکر نہ کرنا کیونکہ ایسے لوگ ابدال نہیں ہو سکتے۔



ایک اور روایت:

(۸) محدث ابن ابی الدنیا (بہ سندہ) ذکر کرتے ہیں کہ صفین کے دن ایک آدمی نے کہا ''اے اللہ! اہل شام پر لعنت فرما''۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہل شام کو گالی نہ دو کیونکہ وہاں ابدال ہیں، وہاں ابدال ہیں، وہاں ابدال ہیں۔

اسے امام بیہقی، خلال اور ابن عساکر نے متعدد اسناد سے ذکر کیا ہے (مختصراً)

ایک اور طریقہ سے روایت:

(۹) یعقوب بن سفیان (بہ سندہ) بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو شامیوں پر لعنت کرتے ہوئے سنا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمام شامیوں کو اس طرح برائی سے یاد نہ کرو کیونکہ ان میں ابدال ہیں۔

بطریق دیگر:

(۱۰) ابن عساکر (بہ سندہ) روایت کرتے ہیں کہ حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ خارجیوں کا ذکر کیا تو ایک آدمی نے شامیوں پر لعنت کی تو آپ نے فرمایا تیری تباہی ہو بالعموم ایسی بات نہ کہو۔ کیونکہ ان میں ابدال ہیں اور تم (اہل عراق) میں عصب (اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کی ایک قسم) ہیں، اسی سند میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

ابدال شام میں ہیں اور نجباء کوفہ میں۔

(۱۱) ابن عساکر (بہ سندہ) نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرد خدا (حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ) کھڑا ہو گا تو اللہ

تعالیٰ ان کیلئے اہل مشرق و مغرب کو جمع فرما دے گا' لوگ موسم خریف کے بادلوں کی طرح ان کے گرد جمع ہو جائیں گے۔ رفقاء اہل کوفہ سے حاضر ہوں گے اور اہل شام سے ابدال

(۱۲) ابن عساکر ابتداءً اسی سند سے اور انتہاً بہ سند دیگر ولید ہجری سے راوی ہیں کہ خلیفہ چہارم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''آگاہ ہو جاؤ کہ اوتاد اہل کوفہ سے ہیں اور ابدال اہل شام سے''۔

(۱۳) محدث خلال علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں (بہ سندہ) کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسلام کا قبہ کوفہ میں ہے اور ہجرت مدینہ طیبہ میں۔ نجباء مصر میں اور ابدال شام میں اور وہ قلیل ہیں۔

اسے ابن عساکر نے بطریق ابوسعید نقل کیا ہے۔

(۱۴) ابن عساکر (بہ سندہ) راوی ہیں کہ حضرت سیدنا حیدر کرار کرم اللہ وجہہ' نے فرمایا کہ ابدال ملک شام میں ہیں' نجبا ملک مصر میں اور اخیار عراق میں۔

(۱۵) حافظ ابومحمد خلال اپنی کتاب کرامات اولیاء میں (بہ سندہ) راوی ہیں کہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جس بستی میں سات مومن ہوں اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے عذاب دور رکھتا ہے''

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت:

(۱) حکیم ترمذی علیہ الرحمۃ نوادر الاصول میں (بہ سندہ) راوی ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

''ابدال چالیس آدمی ہیں ان میں سے بائیس شام میں ہیں اور اٹھارہ عراق میں۔ جب ان میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے کو مقرر فرما

دیتا ہے۔ قیامت کے قریب یہ تمام وصال فرما جائیں گے تو قیامت قائم ہو جائے گی۔

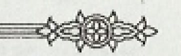
(۲) حافظ ابو محمد خلال نے کرامات الاولیاء میں ذکر کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول معظم ﷺ کا ارشاد برحق ہے کہ ابدال چالیس مرد اور عورتیں ہیں ان میں جب کوئی مرد فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے مرد لے آتا ہے اور جب کوئی عورت فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ دوسری عورت لے آتا ہے۔

اسے دیلمی نے مسند الفردوس میں بطریق ابراہیم بن ولید ذکر کیا ہے۔ محدث ابن لال مکارم الاخلاق میں (بہ سندہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری اُمت کے ابدال نمازوں اور روزوں کی کثرت کی وجہ سے جنت میں نہیں جائیں گے بلکہ وہ تو سینوں کی صفائی اور دلوں کی سخاوت کی وجہ سے جنت میں جائیں گے''۔

اسے ابن عدی اور خلال نے بھی ذکر کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے۔

(۴) ابن عساکر (بہ سندہ) ذکر کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری اُمت کا دارومدار (اور ستون) یمن کے عصب اور شام کے ابدال ہیں اور وہ چالیس مرد ہیں' جب ان میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ دوسرا لے آتا ہے۔ وہ متماوتین نہیں (غالباً اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ خود کو تکلف سے مردہ ظاہر نہیں کرتے) اور نہ ہی متھالکین ہیں (کہ بزور ہلاک ہونے اور مرنے والے) اور نہ ہی متناوشین (طعنہ زنی کرنے والے) ہیں' وہ صوم وصلوٰۃ کی کثرت سے اس مقام پر نہیں پہنچے وہ تو سخاوت' دلوں کی صحت اور مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے



اس مقام پر فائز ہوئے ہیں۔

(۵) ابن عساکر نے ایک اور سند سے بھی اسے ذکر کیا ہے۔

(۶) امام طبرانی اپنی اوسط میں (بہ سندہ) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''زمین چالیس مردان خدا سے خالی نہیں ہوسکتی جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثل (ان کے نقشہ قدم پر ہیں) فبھم یسقون و بھم ینصرون۔ان کے طفیل بارش برستی ہے اور فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے' جب کوئی فوت ہوجائے تو اللہ تعالیٰ دوسرا تبدیل فرمادیتا ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات یقینی ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ ان میں سے ہیں۔

حافظ ابوالحسن ہیثمی فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت:

حکیم ترمذی نوادرالاصول میں (بہ سندہ) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''ابدال شام میں ہیں' تیس آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقشِ قدم پر ہیں' جب کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوسرے کو اس کی جگہ فائز کردیتا ہے' اور بیس آدمی حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی منہاج و طریقہ پر ہیں اور ۲۰ آدمیوں کو لحن داؤدی علیہ السلام سے نوازا گیا ہے''۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت:

(۱) امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اپنی مسند میں (بہ سندہ) حضرت عبادہ بن

صامت رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس اُمت کے ابدال تیس مرد ہیں جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقشِ قدم پر ہیں، جب ان میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوسرے کو لے آتا ہے۔

اسے حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اور خلال نے کرامت الاولیاء میں ذکر کیا ہے۔ اس کے رجال، رجال صحیح ہیں، سوا عبدالواحد کے، عجلی اور ابوزرعہ نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

(۲) امام طبرانی نے اپنی کبیر میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''میری اُمت میں ہمیشہ تیس ابدال رہیں گے، ان کے صدقہ سے زمین قائم ہے، ان کے طفیل تم پر بارش برستی ہے اور تمہاری امداد و اعانت کی جاتی ہے''۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اُمید ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ ان سے ہیں۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت:

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کتاب الزمہ میں (بہ سندہ) ذکر کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد زمین ساتھ مردان خدا سے خالی نہیں رہی، انہیں کے طفیل اللہ تعالیٰ زمین والوں سے عذاب ٹالتا ہے۔ اسے خلال نے بھی ذکر کیا ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت:

(۱) محدث طبرانی (بہ سندہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان

کرتے ہیں کہ آقائے دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''میری اُمت میں ہر دور میں پانچ سو افراد افضل و بہتر ہوں گے اور چالیس ابدال ہوں گے' نہ پانچ سو میں کمی ہوگی' نہ ہی چالیس میں' جب ان میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پانچ صد میں سے کسی کو اس کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے۔ یعنی چالیس میں سے فوت ہونے والے کی جگہ وہ آجاتا ہے''۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ان کے اعمال کے متعلق ارشاد فرمائیں؟ فرمایا کہ ''ظالم کو معاف کر دیتے ہیں اور برائی کرنے والے پر احسان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال سے لوگوں کی غمخواری کرتے ہیں''۔

اسے محدث ابونعیم' اور ابن عساکر نے اس طریق سے روایت کیا ہے۔ ابن عساکر نے ایک اور طریقہ سے بھی بیان کیا ہے جس کے الفاظ مختلف ہیں اور سند کے ساتھ یہ الفاظ لائے ہیں۔

''کہ جب ان میں سے کوئی انتقال کر جائے تو اللہ تعالیٰ پانچ صد میں سے کسی کو اس کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے اور پانچ سو میں اس کی جگہ کوئی اور داخل کر دیا جاتا ہے''۔

بروایت دیگر:

(۲) محدث خلال کرامات الاولیاء میں (بہ سندہ) روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چالیس آدمی ہمیشہ رہیں گے' جن کے توسل سے اللہ تعالیٰ زمین کی حفاظت فرماتا ہے' جب ان میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا لے آتا ہے' اور یہ مقدس گروہ ساری زمین میں ہے۔

(۳) ابونعیم حلیہ میں (بہ سندہ) حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ

خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ ''میری اُمت کے ہر دور میں سابقون ہوں گے''۔

حکیم ترمذی (بہ سندہ) محمد بن علحان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری اُمت کے ہر دور میں سابقون ہوں گے یعنی ایمان کے لحاظ سے سبقت لے جانے والے''۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت:

محدث ابو نعیم (بہ سندہ) حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی معظم ﷺ نے فرمایا کہ مخلوق خدا میں سے اللہ تعالیٰ کی تین بندوں کے دل حضرت آدم علیہ السلام کے دل پر ہیں، اور مخلوق میں سے چالیس کے دل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل پر، سات کے حضرات ابراہیم علیہ السلام کے دل پر اور پانچ افراد کے دل قلبِ جبریل علیہ السلام پر ہیں، اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے تین بندوں کے دل حضرت میکائیل علیہ السلام کے دل پر ہیں، اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے ایک بندے کا دل حضرت اسرافیل علیہ السلام کے دل پر ہے۔

جب وہ ایک (یکتا) فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ تین میں سے ایک کو اس کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے، اور جب تین میں سے کوئی انتقال کر جاتا ہے تو پانچ میں سے ایک اس کی جگہ لے لیتا ہے، اور جب پانچ میں سے کوئی کوچ کر جاتا ہے تو سات میں سے ایک اس کی جگہ آ لیتا ہے، اور جب سات میں سے کوئی اس دار فانی کو خیر آباد کہہ دیتا ہے تو چالیس میں سے ایک اس کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے، اور جب چالیس میں کوئی ایک راہی ملک عدم ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ تین سو میں سے ایک کو اس کی جگہ تبدیل فرما دیتا ہے، اور جب تین سو میں سے کوئی دار فانی کی طرف روانہ ہوتا ہے تو عام آدمیوں میں سے کسی

کے سر پر تاج رکھ دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے توسل وطفیل سے زندہ کرتا اور مارتا ہے' بارش برساتا اور سبزہ اُگاتا ہے اور آفات کو دور فرماتا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ ان کے طفیل زندگی اور موت کیسے عطا ہوتی ہے؟ فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اُمت کی کثرت کی دعا کرتے ہیں تو اُمت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ وہ جابر و سرکش لوگوں کی ہلاکت کی دعا کرتے ہیں تو انہیں مٹا دیا جاتا ہے' بارش کی دعا کرتے ہیں تو بارش برسا دی جاتی ہے' وہ سوال کرتے ہیں تو ان کیلئے زمین سبزہ پیدا کر دیتی ہے' اور دعا کرتے ہیں تو طرح طرح کی مصیبتیں دُور کر دی جاتی ہیں۔

اسے ابن عساکر نے تخریج فرمایا ہے۔

دوسرا طریقہ:

طبرانی کبیر میں (بہ سندہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں چالیس آدمی ہمیشہ رہیں گے جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی طفیل زمین والوں سے مصیبتیں اور تکلیفیں دور فرماتا ہے اور انہیں ابدال کہا جاتا ہے۔ انہیں یہ مقام نماز' روزہ اور صدقہ سے حاصل نہیں ہوا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! انہیں یہ مقام کیسے نصیب ہوا؟ فرمایا: دل کی سخاوت اور مسلمانوں کی خیر خواہی سے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام طبرانی (بہ سندہ) شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں کہ جب مصر فتح ہوا تو اہل شام کو قیدی بنا لیا گیا تو حضرت عوف بن مالک نے اپنی ٹوپی سے سر ظاہر کرتے

ہوئے فرمایا: اے اہلِ مصر! شام والوں کو سبّ وشتم نہ کرنا کیونکہ میں نے رسُولُ اللہ ﷺ سے سُنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ان میں ابدال ہیں جن کے طفیل تمہیں مدد اور رزق سے نوازا جاتا ہے۔

ابن عساکر بھی اس کے راوی ہیں' اس میں بعض راوی ضعیف اور بعض مختلف فیہ ہیں۔ (خلاصۃ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت:

ابوعبدالرحمٰن مسلمی سنن الصوفیہ میں بہ سندہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسولِ معظّم ﷺ نے فرمایا: جس آدمی میں تین خصلتیں ہوں وہ ابدال سے ہوتا ہے' جس کے ساتھ دُنیا اور اہلِ دُنیا قائم ہیں۔

۱۔ قضا پر رِضا

۲۔ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء پر صبر

۳۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارہ میں غضب

اسے دیلمی نے مسند الفردوس میں بیان کیا ہے۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی روایت

ابن عساکر (بہ سندہ) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں دمشق اپنے باشندوں' ابدالوں' مسجدوں' زاہدوں' مال مویشی اور مردوں کے لحاظ سے کثرت میں ہوگا اور کافر وہاں کم ہوں گے اور یہ اپنے باسیوں کیلئے معقل (جائے قرار احاطہ) ہوگا۔



حضرت ابوسعید خذری رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام بیہقی (بہ سندہ) حضرت سیدنا ابوسعید خذری رضی اللہ عنہُ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت کے ابدال اعمال کے باعث جنت میں نہیں جائیں گے بلکہ وہ تو اللہ کی رحمت، دلوں کی سخاوت، سینوں کی سلامتی اور تمام مسلمانوں پر رحمت کے سبب جنت میں داخل ہوں گے۔

اس حدیث کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی بیان کیے جاتے ہیں۔ مختصراً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام ابن جان اپنی تاریخ میں (بہ سندہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ

زمین تیس آدمیوں سے خالی نہیں ہوسکتی جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقش قدم پر ہیں، ان کے طفیل تمہاری فریاد رسی کی جاتی ہے، رزق دیا جاتا ہے اور بارش برسائی جاتی ہے۔

دوسرا طریقہ سے:

خلال (بہ سندہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ابھی اس دروازے سے ایک آدمی داخل ہوگا جو ان سات میں سے ایک ہے، جن کی وجہ سے زمین والوں سے سختیاں دور کی جاتی ہیں، تو اچانک ایک حبشی شخص اندر آ گیا جو سر سے گنجا ہے، ناک بیٹھی ہوئی ہے اور سر پر پانی کا مٹکا ہے، تو رسول معظم ﷺ نے فرمایا: وہ یہی ہے، پھر تین بار فرمایا ''یسار! خوش آمدید'' وہ مسجد میں جھاڑو پھیرتا اور ترکا وکرتا تھا اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت:

حکیم ترمذی ''نوادر الاصول'' میں (بہ سندہ) ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ انبیاء کرام علیہم السلام زمین کے اوتاد تھے' جب نبوت منقطع ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ اُمّتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جماعت عطا کردی جنہیں ابدال کہا جاتا ہے۔ وہ صوم وصلوٰۃ وتسبیح کی کثرت سے لوگوں پر فائق نہیں ہوئے بلکہ حُسنِ خلق' صدقِ ورع' حُسنِ نیت' تمام اہلِ اسلام کے متعلق دلوں کی سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی خیر خواہی کے سبب افضل قرار پائے ہیں۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت:

محدث ابوداؤد اپنی سنن میں (بہ سندہ) حضرت اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلیفہ وقت کے وصال کے وقت اختلاف پیدا ہوگا تو ایک آدمی مدینہ طیبہ سے نکل کر مکہ کی طرف جائے گا' اہلِ مکہ اس کے پاس حاضر ہوکر اسے باہر لائیں گے۔ وہ پسند نہیں کرے گا' پھر رکن اور مقام ابراہیم (علیہ السلام) کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ شام سے ایک جتھہ ان کے خلاف لڑنے کیلئے بھیجا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس جتھے کو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان واقع بیداء جگہ پر زمین میں دھنسا دے گا۔ جب لوگ یہ ماجرا دیکھیں گے تو اس وقت اس آدمی کی خدمت میں اہلِ شام کے ابدال اور اہلِ عراق کے عصائب حاضر ہوں گے اور بیعت کریں گے۔

اسے امام احمد نے اپنی مسند میں' ابن ابی شیبہ نے مصنف میں' ابویعلیٰ' حاکم اور

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہم نے ذکر کیا ہے۔امام بیہقی متعدد طُرق سے روایت کرتے ہیں۔ بعض مبہم سندوں میں مجاہر کا نام ہے اور بعض میں عبداللہ بن حارث کا۔

امام حسن رضی اللہ عنہ کی مرسل روایت:

محدث ابن ابی الدنیا کتاب السخاء میں (بہ سندہ) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت کے ابدال کثرت صوم وصلوٰۃ کی وجہ سے جنت میں نہیں جائیں گے بلکہ وہ تو سینوں کی سلامتی اور دلوں کی سخاوت کی وجہ سے جنت میں مکین ہوں گے۔

اسے امام بیہقی نے بھی شعیب الایمان میں ذکر کیا ہے۔

حکیم ترمذی نوادر الاصول میں (بہ سندہ) حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت کے ابدال نماز' روزہ کی کثرت سے جنت میں نہیں جائیں گے بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت' سینوں کی سلامتی' دلوں کی سخاوت اور تمام مسلمانوں پر رحمت کے پیشِ نظر جنت نشین ہوں گے۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کی مرسل روایت:

محدث ابوداؤد (بہ سندہ) حضرت عطاء تابعی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسولِ مُعظّم ﷺ نے فرمایا کہ ابدال موالی (غلاموں) سے ہوں گے۔

اسے حاکم نے الکنی میں ذکر کیا ہے۔

بکر بن خنیس کی مرسل روایت:

محدث ابن ابی الدنیا کتاب الاولیاء میں (بہ سندہ) نقل کرتے ہیں کہ بکر بن

خنیس نے مرفوعاً بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کے ابدالوں کی علامت یہ ہے کہ وہ کبھی بھی کسی چیز پر لعنت نہیں کرتے۔

اثر نمبر۱:

ابن عساکر حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ زمین ستر (۷۰) صدیقین سے خالی نہیں ہوسکتی' وہ ابدال ہیں' ان میں سے چالیس ملک شام میں اور تیس باقی علاقوں میں۔

اثر نمبر۲:

ابن عساکر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ زمین چالیس مردانِ خدا سے خالی نہیں ہوسکتی۔ ان کے صدقہ سے بادل برستے ہیں' مدد کی جاتی ہے اور رزق دیا جاتا ہے۔ ان میں سے جب کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا لے آتا ہے۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ مجھے اُمید ہے کہ حسن بصری ان سے ہیں۔

اثر نمبر۳:

خلال اور ابن عساکر خالد بن معدان سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ زمین نے اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا: یا اللہ! تو مجھے کس حال میں چھوڑے گا کہ مجھ پر کوئی نبی نہیں ہوگا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تجھ پر ملک شام میں چالیس صدیق رکھوں گا۔

اثر نمبر۴:

ابن جریر اپنی تفسیر میں حضرت شہر بن حوشب کا قول ذکر کرتے ہیں کہ زمین

چودہ (۱۴) آدمیوں سے خالی نہیں رہ سکتی؛ جن کے صدقہ سے اللہ تعالیٰ زمین والوں سے عذاب دور کرتا ہے اور زمین اپنی برکتیں نکالتی ہے مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دَور میں آپ اکیلے ہی تھے۔

=================